احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
16- اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 85 اتوار - 15 ذیقعدہ - 1415ھ ' 16 شہادت 1374ھش ' 16 اپریل 1995ء

ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علوّ دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمتگار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آجاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہداتِ خشک سے کیا ہوتا ہے؟

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۱۵)

تربیت کا اہم نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچا پیار رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔ یہ ساری چیزیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ میں نے آپ کو بارہا مثالیں دی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے (رفقاء) کی جو اصل شان تھی، جو نور ان میں چمکتا تھا جس نور سے وہ رستہ دیکھتے تھے اور رستہ دکھاتے تھے وہ یہی اللہ کا رعب تھا۔ غیر اللہ کا کوئی رعب ان کے اوپر اثر انداز نہیں تھا۔ سادہ کپڑوں میں، پھٹی پرانی جوتیوں میں، ایسے لباس میں جس کے اندر قمیض شلوار سے جوڑ نہیں، کوٹ کا اندر کے کپڑوں سے جوڑ نہیں، جرابیں اور رنگ کی اور سوٹ اور رنگ کے پہنے ہوئے، کبھی سوٹ بھی پہن لیتے تھے کبھی سادہ عام تہبند باندھ کے پھرتے تھے لیکن یہ نظر آتا تھا کہ لباس ان پر اثر انداز نہیں ہو رہا جو لباس پہنتے ہیں اس پر وہ اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ مجنوں سے دشت کو رونق تھی۔ دشت مجنوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا پس جو بھی وہ لباس پہنتے تھے اس لباس میں اچھے لگتے اور لباس ان سے رونق پاتا تھا اور عزت پاتا تھا۔ یہ وہ رعب ہے جو خدا کا رعب ہے اگر یہ قائم رہے تو غیر اللہ کا رعب پھٹک نہیں سکتا پاس۔ پس ان (رفقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی جو شان ہم نے بچپن میں دیکھی اور ہمیشہ کے لئے دلوں پر نقش ہو گئی وہ یہی شان تھی کہ وہ غیر اللہ سے بے نیاز پھرا کرتے تھے گویا وجود ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس ذات میں مگن۔ اس خیال میں مگن ان کی نسلوں کی اچھی تربیت ہوئی مگر بعض اوقات استثناء وہاں بھی دکھائی دیئے۔ وہ استثناء بھی بعض بنیادی تعلیمات سے غافل ہونے کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ بعض دفعہ ایک نیک آدمی نیکی میں اتنا انہماک کر لیتا ہے کہ وہ دوسرے حقوق ادا نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایسا کئی مرتبہ ہوا کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو ساری عمر اب روزے رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ ایک نے کہا کہ میں اتنی نمازیں پڑھا کروں گا ساری رات جاگا کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ ہر موقع پر آنحضرت ﷺ نے ان کو منع فرمایا اور کہا تم زبردستی خدا کو خوش نہیں کر سکتے، تم اپنا نقصان اٹھاؤ گے، خود اپنا نقصان کرو گے۔ اور فرمایا تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے ان کا بھی خیال کرو۔ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگوں کی آپس

باقی صفحہ ۲ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ مورخہ ۹۵-۴-۱۳ کو سوا ایک بجے دوپہر اسلام آباد میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف سلسلہ کے مخلص اور فدائی کارکن تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کا موقع ملا۔

مورخہ ۹۵-۴-۱۴ کو محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب و امیر ضلع سرگودھا نے دارالضیافت میں جنازہ پڑھایا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت معززین بھی شریک ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مرزا عبدالحق صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

○ مورخہ ۲۸- اپریل بروز جمعہ "یوم تحریک جدید" ہے اس روز تحریک جدید کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کروائیں۔

○ جن مجالس نے ابھی تک وعدہ جات تحریک جدید کی فہرستیں مرکز میں ارسال نہیں کیں وہ جلد از جلد بھجوائیں۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم اکرام اللہ شاکر جوئیہ صاحب مربی سلسلہ پیلووینس۔ خوشاب کی اہلیہ صاحبہ کی رسولی کا کامیاب اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ کا ایک ارشاد

"جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذے کے لائق ہوگا"۔

غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۶ - شہادت ۱۳۷۴ ھش ۱۶ - اپریل ۱۹۹۵ء

استقامت اور استقلال

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) استقامت اور استقلال کا ذکر کرتے ہوئے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ جب ایمان قوی ہو تو انسان اپنی جان اور اپنا مال بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسے اپنی جان اور اپنا مال پیارے نہیں ہوتے بلکہ اپنا ایمان پیارا ہوتا ہے۔ اور جس قدر ایمان قوی ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی انسان کے لئے دنیاوی امور کی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے اور دینی امور زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں اور جہاں تک خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا تعلق ہے یہ بھی ایمان ہی سے بڑھتا ہے اور جوں جوں ایمان قوی ہوتا چلا جاتا ہے انسان خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتا چلا جاتا ہے اور اس کا ہر عمل درجہ قبولیت تک پہنچنے لگتا ہے۔ استقامت اور استقلال ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی توجہ انسان کی طرف اس طرح پھرتی ہے کہ وہ اسے اپنے انعامات کا مورد بنا دیتا ہے۔ اور انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام تو یہ ہے کہ انسان کی دعائیں قبول ہوں چنانچہ استقامت سے جب انعامات ملنے لگتے ہیں تو ان میں سے سب سے بڑا انعام دعا کی قبولیت بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد اس وقت پیش نظر ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں"

پس ہمیں اپنے ایمان کو قوی سے قوی تر کر کے اپنے دل میں استقامت اور استقلال پیدا کرنا چاہئے۔ اسی سے انعامات الٰہیہ ملتے ہیں اور اسی سے دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ اور جس شخص کی دعائیں قبول ہوتی ہوں وہ نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے اور دوسروں کے لئے مفید ثابت ہونا بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں استقلال اور استقامت عطا فرمائے۔

میں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں
میں آہوں کے اثر کو جانتا ہوں
ہراسِ نامرادی؟ توبہ توبہ
اے عشق آفریں گردانتا ہوں

ابوالاقبال

○

میری منزل مرا راستہ بن گئی راستے میں مجھے میری منزل ملی
میرے آغاز سے انتہا تک مری زندگی، خوشدلی خوشدلی

گرچہ مَیں نے سمیٹے ہیں غم بھی بہت میرا ہر غم مسرت میں ڈھلتا رہا
میری اُفتاد ہی کا یہ اعجاز ہے مری ظلمات بھی بن گئیں روشنی

مَیں قناعت کا پابند ہوں دوستو جو ملا مجھ کو مَیں ہنس کے لیتا رہا
پھُول کی جستجو میں مرے ہاتھ آتی رہی ہے کلی، اَدھ کھِلی

مجھ سے باتیں کرو اور ایسی کرو جن سے افسردہ دل بھی بہلنے لگیں
میرا شوقِ فراواں خدا جانے کیوں آج لگتا ہے کیفیتِ بیدلی

مجھ میں رچ بس گیا ہے بہاروں کا رنگ اور مَیں اب بہاروں کا معیار ہوں
میرے ہر گام پر پھول کھلتے ہیں اب میری سانسوں میں جنت کی ہے تازگی

مَیں نے لہروں سے کچھ اس طرح رابطہ کر لیا ہے کہ طوفان ساحل لگا
میرا ہر راستہ صاف ستھرا سہی میرے خطرات نے کی مری رہبری

کتنے افسوس کی بات ہے کیا کہوں تو نے آواز دے کر بلایا نہیں
گھُوم پھر کر جو دیکھا ترے شہر میں ہر گلی لگ رہی تھی تری ہی گلی

میں نسیمؔ آج کل کچھ پریشان ہوں میری آہیں مری سسکیاں بن گئیں
مجھ پہ ہیں ملتفت اب زمانے کے غم اور مسرّت نے مجھ سے نظر پھیر لی

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

میں دوستی تھی اور جب وہ ایک موقع پر کھانے پر گئے تو بیوی کو بہت برے حال میں دیکھا تو ان صاحب نے حضرت سلمان فارسیؓ کے متعلق روایت ہے انہوں نے پوچھا بیوی سے کہ کیا بات ہے تم، تمہارا خاوند ہے اس برے حال میں کیوں ہو۔ اس نے کہا میرا خاوند جیسا ہو ویسا نہ ہو اس کو تو میری ذات میں کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ تو خدا کا ایسا ہو چکا ہے کہ بندوں کی کوئی ہوش ہی نہیں (-) آخر کار حضرت سلمان فارسیؓ نے اس کو سمجھایا اور کہا کہ یوں نہیں ہو گا تمہیں خدا کا حق بھی دینا ہے بندے کا حق بھی دینا ہے اور اگر نہیں دو گے تو نقصان اٹھاؤ گے جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپ نے پوری طرح اس کو صاد کیا حضرت سلمان فارسیؓ کی اس نصیحت کو، اور فرمایا بالکل ٹھیک کیا ہے۔

(از خطبہ ۲۰- جنوری ۱۹۹۵ء)

والدین واقفین نو متوجہ ہوں!

○ جو والدین اپنے واقفین نو کی تصاویر بغرض اشاعت بھیجتے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی رنگین کی بجائے بلیک اینڈ وہائٹ پاسپورٹ سائز تصاویر ارسال کیا کریں۔

وکالت وقف نو

فارسی منظوم کلام

ہر ذرہ فشاند از تو نُورے
ہر قطرہ براند از تو انہار

ہر ذرہ تیرا نور پھیلاتا ہے۔ ہر قطرہ تیری توصیف کی نہریں بہاتا ہے

ہر سُو ز عجائب تو شورے
ہر جا ز غرائب تو ازکار!

تیرے عجائبات کا ہر طرف شور ہے اور تیرے غرائب کا ہر جگہ ذکر ہے

از یادِ تُو نُور ہا بہ بینم!
در حلقۂ عاشقانِ خُونبار

میں تیرے ذکر کی برکت سے انوار دیکھتا ہوں آہ وزاری کرنے والے عاشقوں کی جماعت میں

آنکس کہ بہ بندِ عشقت افتاد
دیگر نشنید پندِ اغیار

وہ شخص جو تیری قید محبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر اس نے دوسروں کی نصیحت نہ سنی

اے مونسِ جاں چہ دلستانی
کز خود بربودیم بہ یکبار!

اے میرے مونس جاں! تو کیسا دلستاں ہے کہ دفعتاً" تو نے مجھے مدہوش کر دیا

از یادِ تو ایں دلے بہ غم غرق
دارد گہرے نہاں صدف وار

تیری یاد میں میرا دل غم میں غرق ہو کر صدف کی طرح ایک موتی اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے

چشم و سرِ ما فدائے رویت
جان و دلِ ما بتو گرفتار

میری آنکھ اور سر تجھ پر قربان ہیں اور میرے جان و دل تیری محبت میں قید

عشقِ تُو بہ نقدِ جاں خریدیم
تا دم نہ زند دگر خریدار

ہم نے نقد جان دے کر تیرا عشق خریدا ہے۔ تاکہ پھر اور کوئی خریدار دم نہ مار سکے

غیر از تو کہ سرزدے زِ جیبم
در برجِ دلم نماند دیار

تیرے سوا اور کون میرے گریبان میں سے نمودار ہو تا جبکہ میرے دل میں اور کوئی بسنے والا ہی نہیں

عمریست کہ ترکِ خویش و پیوند
کردیم و دمے جُز از تو دشوار

ایک عمر گذر گئی کہ ہم نے عزیزوں اور رشتہ داروں سے تعلق منقطع کر لیا مگر تیرے بغیر ایک لحظہ گذارنا بھی مشکل ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا اسطرح ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا پیدا کیا ہوا ہر ذرہ اسی کے نور کی روشنی کو پھیلاتا ہے اور ہر قطرہ اس کی حمد میں اس طرح گاتا ہے کہ گویا نہریں جاری ہو جاتی ہیں۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب مخلوق پائی جاتی ہے اور اس کا اتنا ذکر ہوتا ہے کہ گویا کہ ایک شور برپا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) پر اللہ تعالیٰ کی ذات کا جو اثر ہے اس کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ آپ ان عشاق کی صف میں شامل ہیں جو ہر وقت اس کے لئے آہ وزاری کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ اس کے ذکر کی برکت سے اپنے چہار اطراف انوار ہی انوار دیکھتے ہیں ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جائے اور وہ اس محبت کے نتیجہ میں اس کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہے وہ پھر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے احکام کی ہی پرواہ کرتا ہے۔ کسی دوسرے کی نصیحت سننے کی اسے ضرورت باقی نہیں رہتی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اے میرے خدا تو کیا پیارا دوست ہے کہ تجھے دیکھ کر اور تیرے متعلق سوچ کر میرے ہوش گم ہو جاتے ہیں۔ اور تیری یاد میں جب میرا دل رقص کرتا ہے تو میرے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر اسی طرح ایک موتی موجود پایا جاتا ہے جس طرح سیپ میں موتی ہوتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میرے جان و دل تیری محبت میں قید ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میری آنکھیں اور میرا سر تجھ پر شدت محبت کی وجہ سے قربان ہو جائیں حضرت صاحب اپنے مخاطب سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو اپناتا ہے وہ پہلے اپنے آپ کو اس پر قربان کرتا ہے۔ اور وہ اس طرح قربان کر دیتا ہے کہ اور کوئی خریدار اسے خرید نہیں سکتا۔

اسی محبت کی وجہ سے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میرے گریبان سے اللہ تعالیٰ ہی نمودار ہوتا ہے کیونکہ میرے دل اور میرے سینہ میں اس کے سوا بسنے والا اور کوئی نہیں۔

حضرت صاحب اپنے آخری شعر میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے تو انسان ہمیشہ کے لئے اپنے تعلقات منقطع کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے بغیر ایک لحہ بھی گذارنا مشکل ہے' ہر آن اور ہر لحہ انسان کو خدا تعالیٰ کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر وہ ایک سانس بھی نہیں لے سکتا۔

اخلاص باللہ اور توکّل علی اللہ

-حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی' اپنی ایک تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ وسوانح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

آپ کی دعا رسول کریمؐ کو خدا تعالیٰ پر ایسا توکل تھا کہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اسی پر نظر رکھتے۔ اور اس کے سوا ہر شئے سے توجہ ہٹا لیتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ آجکل کے صوفیاء کی طرح اسباب کے تارک نہ تھے۔ کیونکہ اسباب کا ترک گویا خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہتک کرنا اور اس کی پیدائش کو لغو قرار دینا ہے۔ اسباب کے مہیا کرنے کے بعد آپؐ کلی خدا تعالیٰ پر توکل کرتے۔ اور گو اسباب مہیا کرتے۔ لیکن ان پر بھروسہ اور توکل کبھی نہ کرتے۔ اور صرف خدا ہی کے فضل کے امیدوار رہتے۔ اور صرف اسی کے فضل کے کے امیدوار رہتے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ ہر ایک گھبراہٹ کے وقت فرماتے:

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ وہ رب ہے بڑے تخت حکومت کا اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں کا رب ہے وہ زمین کا رب ہے۔ وہ بزرگ تخت کا رب ہے۔ (یعنی میرا بھروسہ اور توکل تو اسی پر ہے)

اپنی اولاد کو صدقہ سے محروم کر دیا

یہ مال محتاجوں اور غریبوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کسی سبب سے اپنی حوائج کو پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا ابناء السبیل کو مدد دی جاتی ہے۔ اس کے محصلوں کی تنخواہ بھی اس میں سے ہی نکلتی ہے۔ غرض کہ محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ قاعدہ جاری کیا گیا ہے اور اس میں بہت سے ظاہری اور باطنی فوائد مد نظر ہیں۔ لیکن اس کا ذکر بے موقعہ ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ جو ایک وقت مقررہ پر سرکار کے خزانہ میں داخل ہو کر غرباء میں تقسیم کئے جانے کا حکم ہے۔ صدقہ کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہر ایک ذی استطاعت کو مناسب ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی دستگیری کرے اور حتی الوسع ان کی امداد میں دریغ نہ کرے۔

رسول کریمؐ کے زمانہ میں اور بعد میں بھی جب تک اسلامی حکومت رہی چونکہ زکوٰۃ باقاعدہ وصول کی جاتی تھی۔ اس لئے ایک کثیر رقم جمع ہو جاتی تھی اور خزانہ شاہی کی ایک بہت بڑی مد تھی۔ اور اگر رسول کریمؐ چاہتے تو اپنی اولاد کے غرباء کا اس رقم میں سے ایک خاص حصہ مقرر کر سکتے تھے۔ جس کی وجہ سے سادات ہمیشہ غربت سے بچ جاتے اور افلاس کی مصیبت سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاتے۔ لیکن رسول کریمؐ کے سینہ میں وہ دل تھا جو توکل علی اللہ سے پر تھا۔ اور آپؐ کی توجہ غیر اللہ کی طرف پھرتی ہی نہ تھی۔ اس قدر رقم کثیر خزانہ میں آتی تھی۔ اور تھی بھی غرباء کے لئے۔ کسی کا حق نہ تھی کہ اس کی تقسیم ظلم سمجھی جاتی۔ ایسی صورت میں اگر آپؐ اپنی اولاد کے لئے بصورت غربت ایک حصہ مقرر کر جاتے۔ تو نہ لوگوں کے لئے قابل اعتراض ہوتی۔ اور نہ کسی پر ظلم ہی ہوتا۔ لیکن وہ باغیرت دل جو آپؐ کے سینہ میں تھا اور وہ متوکل قلب جو آپؐ رکھتے تھے۔ کب برداشت کر سکتا تھا کہ آپؐ صدقہ و زکوٰۃ پر اپنی اولاد کے لئے صورت گزارہ مقرر کرتے۔ پھر آپؐ کو تو یقین تھا کہ خدا تعالیٰ ان کا متوکل ہو گا۔ اور خود ان کی مدد کرے گا۔ آپؐ کے دل میں ایک لحہ کے لئے بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان کے لئے کسی سامان کے مہیا کرنے کی مجھے ضرورت ہے۔ اس لئے آپؐ نے اپنی اولاد کے لئے اس رقم میں سے کوئی حصہ ہی مقرر نہ کیا۔ اللہ اللہ ہم دیکھتے ہیں

باقی صفحہ ٦ پر

طارق محمود سدھو

ارتقاء اور انسانی نسلیں

انسان شروع ہی سے اپنے آغاز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تجسس میں رہا ہے۔ آج کے دور کے انسان نے بہت حد تک اپنے آغاز اور ماضی کے بارے میں اس تجسس کو دور کر لیا ہے۔ قدیم انسان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ گزشتہ سو سال سے زیادہ تیزی سے جاری ہے۔ یہ معلومات صرف قدیم انسانی ہڈیوں اور ڈھانچوں کے فاسلز ہی سے نہیں حاصل کی جاسکتیں بلکہ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ماضی کی زندگی کے عام حالات کیسے تھے اور وہ کس طرح کے آلات اور دیگر سازو سامان استعمال کرتے تھے اور کس قدر مہذب طرز زندگی تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان حالات کا آج کے دور کے حالات سے بھی موزانہ کیا جاتا ہے۔ ان تمام پہلوؤں کے بغیر انسانی فاسلز (آثار باقیہ) صرف ہڈیاں ہیں اور کچھ نہیں۔

بعض جانور مثلاً گھوڑے' ہاتھی اور اونٹ کے فاسل ریکارڈ مکمل ہیں لیکن پرائمیٹ (Primate) جس میں انسان' بندر اور گوریلے وغیرہ شامل ہیں' کے فاسل ریکارڈ ایک تسلسل میں نہیں ہیں کیونکہ درمیان میں بعض وقفوں کے آثار نہیں ملتے۔ دراصل پرائمیٹ کے آباء خط استوا کے ساتھ ساتھ کے جنگلات (Tropical Forests) میں آباد تھے۔ زیادہ درجہ حرارت کی بدولت یہاں گلنے سڑنے (Decay) کا عمل تیز تھا لہٰذا انسانی آباء فاسل بننے سے پہلے ہی گل سڑ گئے۔ تاہم کچھ فاسل معتدل اور سرد علاقوں کی چٹانوں سے ملے ہیں۔ ان کے علاوہ افریقہ' یورپ' جنوبی ایشیاء اور انڈونیشیاء وغیرہ کے علاقوں سے بھی آثار ملے ہیں۔ مختلف زمانوں کے فاسلز کی ترتیب ماضی میں ایک راستہ متعین کرنے میں مدد دیتی ہے کہ انسان کن راستوں سے چلتا ہوا آج یہاں پہنچا ہے۔

وہ مردہ اجسام یا جانداروں کے حصے 'ہڈیاں' ڈھانچے لکڑی کے ٹکڑے یا ان کے نشانات یا شبیہیں جو کہ چٹانوں 'برف' لکڑی کے برادے (Amber) یا آتش فشانی راکھ وغیرہ میں ایک خاص دباؤ اور درجہ حرارت اور دیگر مخصوص موسمی حالات کے تحت محفوظ (Preserved) ہو گئے فاسلز کہلاتے ہیں اور آج ہمیں قدیم زندگی کی خبر دیتے ہیں۔

آغاز کی کھوج میں انسان جیسے جیسے کھدائی کرتا گیا اسے لاکھوں اور کروڑوں سال پہلے کے زمانوں کے حالات کا پتہ چلتا رہا اور اس کے نتیجے میں بے چینی اور پریشانی بھی بڑھتی رہی کیونکہ بعض ایسے جانداروں کے آثار بھی ملے جو لاکھوں سال پہلے تو موجود تھے مگر آج دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ اس سے یہ بھی سوال پیدا ہوا کہ وہ آج دنیا میں کیوں نہیں ہیں۔ جو ایک علیحدہ تفصیلی مضمون ہے۔ جہاں دوسرے جانداروں کے آثار ملے ہیں وہاں قدیم انسان کے بھی آثار ملے ہیں۔ سب سے پہلا انسانی فاسل دریائے نیانڈر (جرمنی) کی ایک وادی سے ۱۸۵۶ء میں دریافت کیا گیا تھا۔ یہ انسان تقریباً ایک لاکھ سال قبل برفانی دور میں یورپ میں آباد تھا۔ ان کا قد تقریباً ۱۵۰ سینٹی میٹر سے لے کر ۱۶۵ سینٹی میٹر تک تھا۔ سر بہت بھاری تھا اور آنکھوں کے اوپر سخت قسم کے ابھار تھے۔ ناک چوڑا اور چھوٹا تھا اور ٹھوڑی برائے نام تھی۔ اس انسان کو نیانڈر تھل انسان (Neanderthal) کا نام دیا گیا۔ اس دور کے آثار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نیانڈر تھل چھوٹے گروہوں کی صورت میں غاروں میں رہتا تھا اور بعض ماہرین اسے پتھر کے زمانے کا انسان بھی قرار دیتے ہیں۔ ان کی غاروں سے ملنے والے ہتھیار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بڑے بڑے جانوروں کا شکار بھی کرنا جانتا تھا۔ یہ انسان آج کے انسان سے بعض پہلوؤں کے لحاظ سے ملتا جلتا بھی تھا اور مختلف بھی تھا۔

۱۸۶۸ء میں ایک اور ابتدائی فاسل فرانس میں کرومگنن (Cro Magnon) چٹانوں سے ملا۔ یہ انسان تیس ہزار سال قبل اس دنیا میں موجود تھا جو نیانڈر تھل سے زیادہ ترقی یافتہ تھا اور موجودہ انسانی نسلوں سے زیادہ قریب تھا۔ بعض ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ موجودہ انسان' نیانڈر تھل اور کرومیگنن انسان کے ملاپ کے نتیجے میں پیدا ہوا اور بعض سخت حالات کے تحت وہ دونوں تو زندہ نہ رہ سکے لیکن موجودہ انسان زندہ رہا اور ایک نئی سپیسی (Specie) بن کر ظاہر ہوا۔

تقریباً ۲۶٬۰۰۰ سال پہلے کے انسان کا فاسل کیلیفورنیا کی چٹانوں سے ملا۔ ۱۲۰۰۰ سال پہلے کے انسان کا فاسل پیرو (Peru) سے ملا اور ۱۱۰۰۰ سال پہلے کے انسان کا فاسل میکسیکو سے ملا۔

مختلف ادوار میں ملنے والے انسانی فاسلز کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر شجرہ نسب متعین کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ نیانڈر تھل سے پہلے کا انسان موجودہ انسان سے مشابہت نہیں رکھتا تھا اس کی زیادہ تر خصوصیات گوریلا اور چمپنزی سے ملتی جلتی تھیں چیمپنزی' گوریلا اور دوسرے بندروں کے شجرہ نسب سے یہ معلومات ملی ہیں کہ ان کا آغاز ایک جگہ سے ہوا یا (دوسرے لفظوں میں ان کے آباء ایک تھے) وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیوں کی وجہ سے یہ تمام ایک دوسرے سے مختلف ہوتے گئے اور بعض نسلیں دنیا سے ناپید ہو گئیں (ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے (الفضل)

ان جانداروں کے شجرہ نسب کو ملاتا ہوا انسان اتنا دور نکل جاتا ہے کہ نیانڈر تھل اور کرومیگنن بھی آج کی بات لگتی ہے یعنی مائیوسین (Miocene) دور جو تقریباً ۲۵ ملین سال پہلے کا دور تھا۔ اس دور کا ملنے والا فاسل گوریلا' چمپنزی' نیانڈر تھل' کرومیگنن اور دوسرے بندروں کا آباء تصور کیا جاتا ہے۔ اسے ڈرائیو پیتھیکس (Dryopithicus) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس دور سے بعد ایک دوسرا دور شروع ہوا جسے پلایوسین (Pliocene) دور کہا جاتا ہے۔ یہ دور تقریباً ۱۴ ملین سال پہلے شروع ہوا۔ اس دور کے فاسل ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں ڈرائیو پیتھیکس سے دو لائنیں (Lines) نکلتی ہیں۔ ایک لائن میں گوریلا چمپنزی اور دوسرے بند علیحدہ ہو گئے اور دوسری لائن انسانی شجرہ کی لائن ہے۔ انسانی شجرہ کی لائن میں اسی دور میں پہلے راما پیتھیکس (Rama Pithicus) ظاہر ہوا اور پھر اس کے بعد آسٹریلو پتھیکس (Australopithicus) ظاہر ہوا۔ جیسے جیسے یہ لائن موجودہ دور کی جانب بڑھتی جاتی ہے ویسے ویسے مختلف ادوار میں ملنے والے فاسلز کی مشابہت بھی موجودہ انسان سے بڑھتی جاتی ہے۔ گوریلا اور چمپنزی آج بھی ملتے ہیں لیکن آسٹریلو پیتھیکس اس سے اگلے دور یعنی پلیسٹوسین (Piestocene) دور میں نئی صورت میں ظاہر ہوا جسے ہومو ایریکٹس (Homo erectus) کہتے ہیں۔ یہ دور تقریباً ۲.۰ ملین سال پہلے شروع ہوا۔ ہومیو ایریکٹس سے اسی دور میں تقریباً آج سے ایک لاکھ سال قبل نیانڈر تھل انسان کا سراغ ملا۔ پلیسٹوسین دور ایسا دور تھا جس میں چار مرتبہ کرہ ارض شدید برف کی لپیٹ میں آیا اور ہر برف کا دور ہزاروں سال تک پھیلا ہوا تھا یعنی ہزاروں سال برف رہنے کے بعد واپسی قطبین کی طرف لوٹ جاتی تھی۔ اس برف کی زد میں آکر بے شمار دوسرے جانور ہلاک ہو گئے۔ اور اکثر آج بھی اپنی اصلی حالت میں برف میں منجمد قطبین کے علاقے میں موجود ہیں۔ چار میں سے آخری برفانی دور کی برف تقریباً ۱۰ ہزار سال پہلے واپس قطبین کی طرف لوٹی ہے۔ بعض سائنسدانوں کے سابق پانچویں دفعہ بھی برف کے آنے کے امکانات موجود ہیں۔

مندرجہ بالا بیان کئے گئے تمام ادوار میں جہاں جہاں انسانی فاسلز ملے ہیں وہاں وہاں ان کی تہذیب اور رہنے سہنے کے انداز کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوئی ہیں۔ یہ معلومات مٹی اور چٹانوں میں سے ملنے والے مختلف قسم کے سادہ ہتھیار و آلات کی صورت میں سامنے آئی ہیں۔ یہ تمام آلات و ہتھیار پتھر کی صورت میں چٹانوں سے ملے ہیں آسٹریلو پیتھیکس کی خوراک مختلف قسم کے پھل' ٹہنیاں' کیڑے مکوڑے' انڈے اور پرندوں اور جانوروں کا گوشت تھی۔ اس کا اندازہ اس طرح ہوا کہ جہاں یہ رہتے تھے وہاں پر کھائے ہوئے جانوروں کی ہڈیاں اور شکار کرنے والے ہتھیار برآمد ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی گوبر (Faeces) کے کیمیائی تجزیہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ تمام چیزیں کھالیا کرتا تھا۔ یہ گوبر بھی فاسلز کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔

ہومو ایریکٹس کا شکار کے معاملے میں زیادہ چست نظر آتا ہے۔ یہ نہ صرف چھوٹے جانوروں کا بلکہ بڑے جانوروں مثلاً ہاتھی' گینڈا اور ریچھ وغیرہ کا شکار بھی کرتے تھے کیونکہ ان کے ہتھیاروں میں پتھر کا ہتھوڑا' پتھر کے نیزے اور تیر برآمد ہوئے ہیں یہ انسان آگ جلانے کے طریقے اور جسم کو ڈھانپنے کا فن بھی جانتا تھا یہ اس لئے کہ پلیسٹوسین دور میں یورپ اور ایشیاء شدید براعظمی برف کی لپیٹ میں تھے اور آگ جلانا اور لباس پہننا شاید ان لوگوں کی ضرورت بن گیا۔

نیانڈر تھل اور کرومیگنن انسان ہوموایریکٹس سے زیادہ ترقی یافتہ تھا اور ان کے آلات (Tools) اور ہتھیار زیادہ بہتر نوعیت کے تھے اور اہم بات یہ کہ یہ انسان چاقو اور لکڑی کے آلات بھی استعمال کرتا تھا جس سے ان کی تہذیب و ثقافت کی بہتر رنگ میں عکاسی ہوتی ہے۔ ان کی غاروں میں کچھ آرٹ کے نمونے بھی دیواروں پر بنی ہوئی تصویروں کی صورت میں سامنے آئے ہیں۔ اس انسان کو پتھر کے زمانے کا انسان بھی کہتے ہیں۔ یہ جانوروں کو پالنا جانتا تھا' ایک گروہ کی صورت میں رہتا تھا اور اپنے بچوں کو تربیت دینا بھی جانتا تھا۔

اس انسان سے کچھ ترقی یافتہ انسان کے آثار مصر اور انڈیا وغیرہ کی تہذیبوں سے ملتے ہیں۔ ان کے آلات اور برتن ان کھنڈرات سے نکال کر عجائب گھروں میں رکھے گئے ہیں۔ اور اس طرح انسان لاکھوں اور کروڑوں سال کا سفر طے کرتا ہوا آج کے دور میں داخل ہوا جو بے حد باشعور اور فہم و فراست رکھنے والا انسان ہے۔

آج کے دور کا انسان گو ایک ہی سپیسی سے تعلق رکھتا ہے لیکن پھر بھی مختلف علاقوں میں رہنے والے انسان ایک دوسرے سے کچھ مختلف ہیں۔ اور انہیں مختلف انسانی نسلوں کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ اختلافات کھوپڑی کی بناوٹ' جلد کی رنگت' سر اور جسم کے اوپر بالوں کی مقدار اور نوعیت اور ان کا رنگ' آنکھوں کی بھوؤں کی بناوٹ' ہونٹوں کی موٹائی' خون کے گروپ' ذائقے کی اہلیت اور عادات اور رویّوں کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔

انتھروپالوجسٹ (Anthropologist) کارلٹن کون (Cariton Coon) ان نسلوں کو پانچ بڑے گروپوں میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ تقسیم

باقی صفحہ ۷ پر

مرزا عبد الحیٔ چغتائی ایم اے- ایل ایل بی- ڈی ایل ایل- گولڈ میڈلسٹ

آلودگی- انسانیت کے لئے خطرے کا باعث

آلودگی جسے ہم Pollution بھی کہتے ہیں دور حذا کا اہم اور سنگین ترین مسئلہ بن چکا ہے- یہ مسئلہ کسی ایک انسان' علاقہ یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں بلکہ یہ پوری انسانیت کے ساتھ ساتھ ہمارے کرۂ ارض کی تباہی کے درپے ہے- جو آہستہ آہستہ دنیا کے جمالیاتی حسن کی تباہی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ ہماری زندگی کی رعنائیاں بھی چھینتا جا رہا ہے- اس دور کی کئی خوفناک امراض اسی آلودگی کی دین ہیں جو انسانی صحت کو گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے-

کسی بھی چیز کی زیادتی یا کمی تباہی کا باعث بنتی ہے- اور جس چیز کی حفاظت نہ کی جائے وہ بھی تباہ ہو جاتی ہے- ہم کچھ چیزوں کا بے دریغ استعمال کر کے اپنے ہی ہاتھوں مسائل پیدا کر رہے ہیں- ذرا غور کیجئے یہ ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ بھی انسانی ہاتھوں کا ہی تیار کردہ ہے-

جب کرۂ ہوائی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری مضر گیسوں اور مرکبات کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو طرح طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں صرف یہی نہیں بلکہ قدرت نے اس زمین کی حفاظت کے کے لئے اس کے ارد گرد ایک OZONE کی تہہ بھی بنا رکھی ہے وہ بھی تباہ ہونا شروع ہو جاتی ہے- آپ محسوس کرتے ہوں گے کہ زمین کا درجہ حرارت آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا ہے- جس سے یقیناً گلیشیئر زکم ہوں گے سمندروں کی سطح بلند ہو گی اور نتیجتہً یہ ہنستی بستی دنیا زندگی سے خالی ہو جائے گی- جس کے لئے ہم اور آپ کبھی بھی تیار نہیں-

ہماری زمین فضا میں معلق ایک سیارہ ہے- جس کے ارد گرد مختلف گیسوں کی بنی ہوئی ایک پٹی ہے- یہ غلاف یا پٹی "کرہ ہوائی" کہلاتا ہے- اس کرہ ہوائی میں ایک خاص تسلسل بناوٹ اور کیمائی تناسب پایا جاتا ہے- جس میں نائٹروجن' آکسیجن' کاربن ڈائی آکسائڈ آرگان وغیرہ پائی جاتی ہیں- ان کے علاوہ قدرت نے زندگی کی بقا کے لئے چھوٹے چھوٹے آبی بخارات اور خاکی ذرات بھی اس کرہ ارض میں شامل کر دیئے ہیں تاکہ زندگی قائم و دائم رہے- موسمی تغیرات سے گیسوں کے بے شمار سائیکل وقوع پذیر ہوتے ہیں ان سے ایک خاص موسمی کیفیت اس روئے زمین پر پیدا ہوتی ہے- جو اس زمین پر موجود زندگی کی بقاء کی ضامن ہے-

آلودگی (Pollution) صرف ایک وجہ سے نہیں بلکہ ان مختلف صورتوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جیسے ہوا کی آلودگی' زمین کی آلودگی' پانی کی آلودگی' شور' شعاعی آلودگی اور جنگلات کی کمی کے باعث آلودگی-

ہوا کی آلودگی ہوا کی آلودگی کی بڑی وجوہات ٹریفک' اور فیکٹریوں کے زہریلے مادے ہیں- یہ زہریلا دھواں مختلف زہریلی گیسوں مثلاً سلفر ڈائی آکسائڈ' کاربن ونو آکسائڈ نائٹروجن کے علاوہ سیسہ جیسے زہریلے مواد کی آمیزش ہوتا ہے جو کینسر جیسی خطرناک بیماریوں کے علاوہ عمارتوں کے رنگ و روغن' فصلوں کی تباہی کا باعث بنتا ہے-

پانی کی آلودگی پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے- یہ شفاء بھی ہے اور زندگی کا حصہ بھی- مگر افسوس کہ حضرت انسان اس کو بھی زہر بنانے کے درپے ہے- ۲۰- کروڑ سال پہلے جس پانی سے زندگی کی ابتداء ہوئی تھی آج اسی پانی سے انسان مر رہا ہے- زمین جس کا کل رقبہ ۲۰ کروڑ مربع میل ہے- اس کا ۷۰% حصہ پانی پر مشتمل ہے- کتنی عجیب بات ہے کہ تقریباً تین حصے پانی کے باوجود اس دنیا کی ایک کثیر تعداد صاف پانی کو ترستی ہے- ۸۰% بیماریاں ناقص پانی سے ہی جنم لیتی ہیں- دنیا میں تقریباً ۶۰ لاکھ بچے پیٹ کی بیماریوں کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں- جبکہ ۴۰ کروڑ پیٹ کے امراض' ۲۰ کروڑ جلدی امراض اور تقریباً ایک سو سولہ کروڑ ملیریا جیسی مہلک بیماریوں میں صرف اور صرف گندے پانی کی وجہ سے مبتلا ہو جاتے ہیں-

پانی کو گندہ کرنے میں بڑھتی ہوئی آبادی' صنعتیں' تمام فاضل اور فاسد مادے جن میں تیزاب' جراثیم کش اشیاء' مختلف نمکیات' کیمیائی مرکبات' تیل وغیرہ شامل ہیں- سمندروں اور دریاؤں کے پانی کو زہریلا کر رہے ہیں- ایک محتاط اندازے کے مطابق آبی وسائل سے سالانہ ۶۷ ملین ٹن سے زائد مچھلی حاصل کی جاتی ہے جو نہ صرف لاکھوں افراد کے روزگار کا سبب ہونے کے علاوہ کروڑوں افراد کی خوراک بھی ہے- اس طرح سے اس آبی زندگی کو نقصان پہنچا کے ہم براہ راست اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں-

زمین کی آلودگی اور آبادی میں اضافہ آج کے دور کا اہم مسئلہ ہے- میرا خیال ہے کہ وہ انسان جسے ہم وحشی دور کا انسان کہتے ہیں اس نقطہ نظر سے زیادہ باشعور تھا کیونکہ اس زمانے کی انسانی آبادی کو دوگنا ہونے میں سینکڑوں سال کا عرصہ درکار ہوتا تھا مگر آج کی آبادی کو دوگنا ہونے میں صرف چند عشرے درکار ہیں جو یقیناً ایک لمحہ فکریہ ہے-

زمین قدرت کا ایک گرانقدر تحفہ ہے اس کی حیثیت ماں کی سی ہے جسے تمام جاندار- ہر وقت چمٹے رہتے ہیں- آپ غور کیجئے کہ زمین کے فی مربع کلومیٹر پر آبادی کا روز بروز کتنا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے؟ زمین محدود ہے مگر اس پر بوجھ زیادہ ہوتا جا رہا ہے- اور زمینی وسائل کم ہوتے جا رہے ہیں- صرف یہی نہیں بلکہ زہر آلود صنعتی پانی' فصلوں کے لئے کیمیائی کھاد اور مرکبات رہی سہی کسر پورا کر رہے ہیں- یہی زہریلے مادے نچلے پانی میں جذب ہو کر انسانی زندگیوں کی تباہی کا سامان پیدا کر رہے ہیں-

تابکاری آلودگی موجودہ دور میں بجلی سے چلنے والی چیزیں جن میں TV' کمپیوٹر' ریفریجریٹر' استری وغیرہ تمام چیزیں برقی تابکاری خارج کرتی ہیں- سردرد' نظر کی خرابی' امراض قلب اور دوسری بیماریاں آج انہیں کی دین ہیں-

شور و غل کی آلودگی شور و غل بھی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے- جدید سائنسی تحقیق نے بھی یہ بات واضح کر دی ہے کہ شور و غل اعصاب پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے- جس سے بلڈ پریشر' سردرد' بہرہ پن' اور ذہنی الجھنوں جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں- فیکٹریوں کا شور' بے جا اور بے ہنگم ٹریفک' ریڈیو' T.V ٹیپ ریکارڈر اور لاؤڈ سپیکرز کا استعمال ماحول کی آلودگی میں شدت پیدا کر رہا ہے-

شور کو ناپنے کا جو آلہ استعمال ہوتا ہے وہ انوائرمینٹل نائس میٹر ہے- شور کی اکائی "ڈیسی بل" ہے- سب سے مدہم اپنی آواز جو انسانی کان محسوس کرتا ہے وہ صفر ڈیسی بل ہے- مکمل خاموشی والے ماحول میں آواز کی سطح ۶ ڈیسی بل ہے- عام صنعتوں کے اندر شور ۷۵ ڈیسی بل تک ہوتا ہے- انسانی کان ۵۵ ڈیسی بل کی آواز عام گفتگو کے وقت آسانی سے سن سکتا ہے- اگر یہ سطح ۸۵ ڈیسی بل تک ہو جائے تو انسان کو بے آرام کر دیتی ہے- جبکہ اس سے زیادہ شور انسانی جسم پر مضر اثرات مرتب کرتا ہے- آپ اندازہ کیجئے کہ شہروں کے مصروف ترین چوک اور سڑکیں جہاں ہر وقت ٹریفک کا دباؤ رہتا ہے شور کی شدت ۹۶ ڈیسی بل تک جا پہنچتی ہے- کیا یہ شور و غل انسانی بقاء کے لئے زہر قاتل نہیں؟- اگر ہم تھوڑی سی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس طرف توجہ دیں تو یقیناً صورت حال پر قابو پایا جا سکتا اگر شور و غل کی سطح تباہ کن حد تک انسانی ہاتھ لے جا سکتے ہیں تو اس کو کم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں-

اخلاقی و معاشرتی آلودگی ماحولیاتی آلودگی کا ایک اور سبب اخلاقی و معاشرتی آلودگی بھی ہے- جس سے انسان روحانی اور نفسیاتی طور پر تباہی کی جانب رواں ہے- آبادی میں اضافہ سے معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہوتا ہے- جس سے مذہب سے بے اعتنائی' قتل و غارت' چوری ڈاکہ' جسمانی جرائم' اقتصادی مسائل کی سنگینی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں- یہ صرف اس لئے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات اور ان کی بڑے پیمانے پر تربیت ممکن نہیں- جس سے ہر ایک کو صحیح راہنمائی نہیں مل سکتی- یہ کتنی اچھی بات ہے کہ اگر ہم تعداد میں زیادہ ہونے کی بجائے کم ہوں لیکن تربیت یافتہ اور صحت مند ہوں فعال اور تعمیری سوچ رکھتے ہوں تو معاشرہ اخلاقی و معاشرتی آلودگی سے کس طرح پاک نہ ہو-

ان حالات میں باشعور طبقہ پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ قوموں کی تقدیر کو تقریروں اور تحریروں سے اس طرح سنواریں کہ عصائے قلم کے وار سے جہالت اور عصبیت کے بت پاش پاش ہو جائیں- ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تلخ حقائق کا محاسبہ کرنے کی بجائے توہمات اور فرسودہ خیالات کے بے مصرف زائچے بنانے میں مگن رہتے ہیں- ہمیں آئینہ سے چھپنے کی بجائے اپنی تصویر دیکھنا ہو گی- زندگی کی وہ حسین تصویر جو روح کو مسرت بخشے- اور زندگی کا حقیقی روپ ہمیں دکھائے- یاد رکھنا چاہئے کہ تاریخ ایک مسلسل عمل کا نام ہے- اس میں کئی قوتیں مصروف عمل رہتی ہیں- ہمیں ایسی تاریخ رقم کرنا ہو گی جو انسانیت کو اس اعلیٰ و ارفع مقام تک پہنچا دے جس کا انسانیت تقاضا کرتی ہے- تبھی زندگی میں حسن پیدا ہو گا- حسن و رعنائی انسانیت کا مقدر ہو گی-

---

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چاندی کے بیچ میں ایک جوہر محبت ہے اس لئے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے- اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جنت کی نعماء میں چاندی کے برتنوں کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے- وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالیٰ نے چاندی میں رکھا ہے نہیں سمجھے- جنت میں چونکہ غل اور کینہ اور بغض وغیرہ نہیں ہو گا اور آپس میں محبت ہو گی اور چونکہ چاندی میں جوہر محبت ہے اس لئے اس نسبت بانی سے جنت میں اس کو پسند کیا گیا ہے- اس میں جوہر محبت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر طرفین میں لڑائی ہو تو چاندی دے دینے سے صلح ہو جاتی ہے اور کدورت دور ہو جاتی ہے- کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کی جاتی ہے- علوم یا تو قیاس سے معلوم ہوتے ہیں اور یا تجربہ سے- چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے-

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے بارے میں اقوام متحدہ کی رپورٹ

سلامتی کونسل کے اراکین میں عراق کے بارے میں اقوام متحدہ کی ایک اہم رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔ جس میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ عراق نے اپنے وسیع تباہی والے ہتھیاروں کو ناکارہ بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ یہ رپورٹ اس اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کہ عراقی تیل کی فروخت پر سے پابندی اٹھانے کا مسئلہ اس کے کیمیاوی جوہری اور جراثیمی ہتھیاروں کی تباہی کے لئے عراق کے تعاون سے منسلک ہے۔ خیال ہے کہ رپورٹ میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے کہ عراق کی جوہری اور کیمیاوی ہتھیار بنانے کی صلاحیت تباہ کردی گئی ہے۔ اور مستقبل میں اگر عراق ایسی کوئی کوشش بھی کرے گا تو اس کی نگرانی کا بھی موثر نظام جسے مانیٹرنگ سسٹم کا نام دیا گیا ہے' تشکیل دے دیا گیا ہے۔ لیکن اس رپورٹ میں یہ شکایت بھی کی گئی ہے کہ عراق نے اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن کو جراثیمی ہتھیاروں سے متعلق ہتھیاروں کے بارے میں پوری تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا۔ اور لاکھوں ٹن خام مال جو ان ہتھیاروں کو بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا مکمل حساب بھی عراق نے نہیں دیا۔ بی بی سی نے بتایا کہ عراقی تیل کی فروخت پر سے پابندی ہٹانے کے حق میں فرانس روس اور بعض دوسرے ممالک کی طرف سے جو تائیدی باتیں کی جارہی تھیں وہ اب کمزور پڑ جائیں گی اور ساری توجہ اس رپورٹ کے صرف اس حصے پر مرکوز کردی جائے گی کہ آیا عراق اقوام متحدہ کے اس تحقیقاتی کمیشن کو اس خام مال کے بارے میں تفاصیل بتانے کے لئے تیار ہے یا نہیں جو چند برس قبل درآمد کیا گیا تھا اور جو اب غائب ہے۔ یہ خام مال جراثیمی مواد کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ ○ ☆

ویت نامی مہاجرین

بیس سال قبل امریکہ اور ویت نام کی جنگ کے دوران فلپائن میں پناہ لینے والے ویت نامی مہاجرین کی اکثریت نے واپس اپنے آبائی وطن جانے سے انکار کردیا ہے۔ ان مہاجرین کو اپنے ملک واپس بھیجنے کی خاطر اپیلوں کے علاوہ ڈرایا دھمکایا بھی گیا اور کچھ امداد دینے کی بھی پیش کش کی گئی لیکن ویت نامی مہاجرین اپنے ملک واپس جانے کو تیار نہیں ہیں۔

فلپائن نے گذشتہ سال ویت نام کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جس میں یہ طے پایا تھا کہ فلپائن میں ان مہاجرین کے کیمپ بند کرکے ۱۹۹۵ء کے اختتام تک تمام ویت نامی مہاجرین کو واپس بھیج دیا جائے گا۔ اور اس عرصے کے بعد فلپائن میں مقیم ویت نامی مہاجرین کو غیر قانونی تصور کیا جائے گا۔

ویت نامی مہاجرین کی اکثریت نے کہا ہے کہ وہ فلپائن کی حکومت کے اس اعلان کے باوجود اس کی مزاحمت جاری رکھیں گے۔

فلپائن کے دارالحکومت منیلا سے ۵٦۰ کلومیٹر دور ایک کیمپ میں رہائش پذیر مہاجرین کا موقف ہے کہ اب ہماری زندگی یہیں گزرے گی۔ اب ہمارے ویت نام میں دوبارہ نئے سرے سے سیٹل ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں ہمارا مستقبل غیر یقینی ہے۔ ہم ویت نام میں اپنی جائیدادیں اونے پونے فروخت کرکے آئے ہیں۔ وہاں مقیم عزیز رشتہ داروں سے ہمارے تعلقات ختم ہو چکے ہیں۔ ہمارے بچوں کی اکثریت یہیں پیدا ہوئی۔ ویت نام جاکر نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرنا اب ممکن نہیں۔

فلپائن کے مہاجر کیمپ میں اس وقت ۷۰۰ بچے زیر تعلیم ہیں۔ ان کو رضاکارانہ طور پر خدمات انجام دینے والے ویت نامی اساتذہ ویت نامی زبان میں تعلیم دے رہے ہیں۔ اور ویت نام کی تاریخ و ثقافت سے آگاہ کیا جارہا ہے نوجوانوں کی ایک تھوڑی سی تعداد راشن ڈپوؤں پر بھی کام کر رہی ہے۔ بعض دیگر لوگ چھوٹے چھوٹے سٹورز اور کافی شاپس چلا رہے ہیں۔ لیکن ویت نامی نوجوانوں کی اکثریت تاش کھیل کر اور شراب پی کر اپنا وقت ضائع کرتی رہتی ہے۔ ان مہاجرین میں اکثریت ملاحوں کی ہے۔

اس مہاجر کیمپ میں مقیم چار سو مہاجرین امریکہ ویت نام آبادکاری کے معاہدے کے بعد ویت نام واپس جاچکے ہیں جن کو ہنوئی میں آباد کیا گیا ہے۔

☆ ○ ☆

امریکہ کا انکار

امریکہ صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرانے کی کارروائی کی کوئی معذرت نہیں کریں گے۔ جاپان کے بعض اداروں کی طرف سے اپنی حکومت پر یہ زور دیا جارہا ہے کہ وہ امریکہ کو مجبور کریں کہ وہ جاپانیوں سے معافی مانگے۔ جاپان کے شہروں میں اس پر مظاہرے بھی کئے گئے ہیں۔ امریکہ کے صدر نے کہا ہے کہ ان کے ملک نے کوئی غلط کام نہیں کیا اس لئے معافی مانگنے کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری جنگ عظیم میں جاپان نے جو مظالم روا رکھے وہ ان پر کوریا اور چین سے رسمی معافی مانگ چکا ہے۔ جاپان نے کوریا کی ان خواتین سے بھی معافی مانگی ہے جن کو جنسی تشدد کا شکار بنایا گیا۔ ان خواتین کو کمفرٹ ویمن کہا جاتا تھا جاپان کے لوگوں کا خیال تھا کہ شاید امریکہ بھی ایسی ہی کوئی معافی مانگنے پر تیار ہوگا لیکن وہ یہ بات بھول گئے تھے کہ امریکہ ایک سپر طاقت ہے اور ایسے افراد اپنے گناہوں کو تسلیم نہیں کیا کرتے۔ گناہوں کو تسلیم کرنا تو چھوٹے چھوٹے ممالک کا کام ہے۔

☆ ○ ☆

مشہود ابیولا کی اسیری

وہ شخص جو نائیجیریا کا صدارتی انتخاب جیت چکا تھا اور اگر فوجی حکومت ۱۹۹۳ء کے ان انتخابات کو کالعدم قرار نہ دیتی تو وہ ملک کا صدر ہوتا آج کل ایک چھوٹے سے کمرے میں قید تنہائی گذار رہا ہے۔ یہ ہیں نائیجیریا کے مقبول عوامی رہنما مسٹر مشہود ابیولا۔ ان کی قید کی تفاصیل جنوبی افریقہ کے صدر کے نمائندے ڈیسمنڈ ٹوٹو نے بتائی ہیں۔ مسٹر ٹوٹو نے بتایا کہ مسٹر ابیولا کو کسی وکیل سے بھی ملنے کی اجازت نہیں۔ نہ ان کے پاس ریڈیو یا ٹیلی ویژن ہے اور نہ کوئی کتب ہیں۔ مسٹر ٹوٹو کے دورے سے یہ امید پیدا ہوئی ہے کہ شاید مسٹر ابیولا کو مشروط طور پر رہا کردیا جائے۔

مسٹر ابیولا ایک امیر کبیر بزنس مین تھے جو سیاست میں آکر ملک کا صدارتی انتخابات جیتنے میں کامیاب ہوگئے تھے لیکن فوج کو یہ انتخابی نتائج منظور نہ تھے۔ ملک میں ابیولا کی رہائی کے بارے میں بعض تحاریک بھی چل چکی ہیں اور مظاہرے بھی ہوئے ہیں لیکن ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ نائیجیریا کے فوجی صدر جنرل سانی اباچا نے کئی مغربی ممالک کی اپیلوں کو بھی مسترد کردیا ہے۔ جو مسٹر ابیولا کی رہائی کے لئے کی گئی تھیں۔

(اب ان کو رہا کردیا گیا ہے)

بوسنیا میں کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال

بوسنیا کے سرب آج کل سراییوو پر بمباری کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے ساتھ مصروف جنگ ہیں۔ ایک عالمی خبررساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ سرب کیمیاوی ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ یہ بات بوسنین ذرائع کے علاوہ مغربی ممالک کے ذرائع نے بھی بتائی ہے۔

سربوں نے سی ایس قسم کا کیمیائی ہتھیار ٹزلہ کے شمال میں مجی ویکا کی پہاڑیوں پر استعمال کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں بوسنین فوجی جنگ کرنے سے معذور ہوگئے۔ فوجیوں کی ایک تعداد کو ہسپتال بھی منتقل کیا گیا ہے۔ ان سپاہیوں کو گیس حملہ کی وجہ سانس لینے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ بوسنین ذرائع نے بتایا ہے کہ اگرچہ ابھی تک بہت سے فوجی ہسپتال میں ہمیں تاہم ان میں سے کسی کی وفات نہیں ہوئی۔

مغربی ذرائع نے کیمیائی گیس کے حملے کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جو گیس استعمال کی گئی ہے وہ سی ایس قسم کی ہے۔ اس سے پہلے گذشتہ نومبر ۱۹۹۴ء میں بھی سربوں نے یہ ہتھیار استعمال کئے تھے۔

بوسنین سربوں نے خبردار کیا ہے کہ ابھی انہوں نے مسلمان فوجوں کے خلاف اپنے پورے ہتھیار استعمال نہیں کئے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۳

کہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں حکومت ہوتی ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اپنی اولاد اور رشتہ داروں کے لئے کچھ سامان کر جائیں۔ لیکن آپؐ نے نہ صرف خود ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ اور اپنی اولاد کے لئے زکوٰۃ میں سے کوئی حصہ نہ مقرر کیا۔ بلکہ ان کو بھی خدا پر توکل کرنے کا سبق سکھایا۔ اور انہیں حکم دے دیا۔ کہ تمہارے لئے اس مال سے فائدہ اٹھانا ہی ناجائز ہے۔

زکوٰۃ کے علاوہ جو لوگ اپنے پاس سے صدقات دیتے ہیں۔ ممکن تھا کہ سادات کو وہ اس میں شریک کرلیتے۔ لیکن رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کو ایسا توکل کا سبق دینا چاہا کہ اسے صدقات سے بھی محروم کردیا۔ اور زکوٰۃ و صدقہ دونوں کی نسبت حکم دے دیا کہ میری اولاد۔ اور اولاد کی اولاد کے لئے زکوٰۃ و صدقہ کا لینا ناجائز ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

کھجور کے کٹنے کے وقت رسول کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھیں۔ ہر ایک اپنی اپنی کھجوریں لاتا تھا اور رسول کریم ﷺ کے آگے رکھ دیتا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے پاس ایک ڈھیر ہو جاتا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگے۔ اور ان میں سے ایک نے ایک کھجور لی اور اپنے منہ ڈال لی۔ پس ان کی طرف رسول کریمؐ نے دیکھا۔ اور فرمایا کہ تجھے علم نہیں کہ آل محمدؐ صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

اللہ اللہ کیسی احتیاط ہے۔ کیا ہی توکل ہے۔ ایک کھجور بچہ نے منہ میں ڈال لی تو اس میں کچھ ہرج نہ تھا۔ لیکن آپؐ کا توکل ایسا نہ تھا جیسا کہ عام لوگوں کا ہوتا ہے۔ آپؐ چاہتے تھے کہ بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں وہ ایمان اور توکل پیدا کردیں کہ بڑے ہو کر بھی وہ کبھی صدقات کی طرف توجہ نہ کریں اور خدا کی ہی ذات پر بھروسہ رکھیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۹۱ میں شبیر احمد تبسم ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم گجر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۸۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شبیر احمد تبسم ساکن ملیانوالہ p.o خاص ضلع سیالکوٹ حال طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ گواہ شد نمبر۲ احمد انور قریشی وصیت نمبر ۲۸۴۸۷۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۲ میں ناصر احمد ولد بارے خان صاحب قوم سندھو پیشہ زمیندارہ عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۲۵ لڈھر ضلع فیصل آباد حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۵- قطعہ زرعی زمین واقع چک نمبر ۱۲۵ لڈھر ضلع فیصل آباد مالیتی-۸۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۱۰۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح آمد تازیست حسب قواعد انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد ۱۱/۲ دار الصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر۱ فاروق احمد بھتیجا موصی گواہ شد نمبر۲ مبشر احمد بھتیجا موصی۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۳ میں محمد انور ولد چوہدری محمد حسین شاہد قوم گجر پیشہ تعلیم عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور کوارٹر نمبر ۶۴ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مولانا محمد اسماعیل منیر وصیت نمبر ۸۲۴۸ گواہ شد نمبر۲ نسیم احمد کاشمیری مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۵۰۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۴ میں مبارک احمد خرم ولد محمد خان رضوان قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۳ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۱۷۲۲ روپے ماہوار بصورت الاؤنس از صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد خرم کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر۱ بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر۲ راجہ محمد یعقوب خان وصیت نمبر ۱۰۸۱۵۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۵ میں چوہدری مبارک احمد ولد رحیم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ سلطان نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۴-۱۱-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع حلقہ سلطان نصیر آباد مالیتی-۱۵۰۰۰۰ روپے۔ ۲- سرمایہ دکان تقریباً-۳۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۶۴۴+۳۵۶ روپے ماہوار بصورت پنشن اور بصورت دکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری مبارک احمد طاہر سٹیشنری اقصیٰ چوک ربوہ گواہ شد نمبر۱ سلیم احمد کارکن دفتر علیا صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر۲ اللہ بخش کارکن دفتر جائیداد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۶ میں فہمیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صدیقی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی-۲۰۰۰۰ روپے اور حق مہر-۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ بیگم ۱۲۰ جی زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد صدیقی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۷ میں حافظ مسرور احمد ولد چوہدری منور احمد صاحب صابر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-۶۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ مسرور احمد ۲۶۵ نجف کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ گواہ شد نمبر۲ قریشی نور الحق تنویر وصیت نمبر ۱۱۹۶۵۔

اطلاعات و اعلانات

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے عبدالودود کا نام تبدیل کر کے آصف اقبال رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

چوہدری عطاء اللہ
چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امۃ النصیر رشیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مفیض المعارف صاحب قوم راجپوت ساکن قادیان نے ۱۹۴۳ء میں وصیت کی تھی۔ اگر یہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۴

جغرافیائی حالات سے مطابقت رکھتی ہے۔

(۱) کاکیسائیڈز (Caucasoids) اس میں یورپ کی الپائن اور فارڈک نسل سے تعلق رکھنے والے گورے سنہری بالوں والے سکینڈے نیویا کے رہائشی اور شمالی امریکہ اور سائبیریا کے رہنے والے لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انڈین لوگ بھی شامل ہیں۔

(۲) موگولائیڈز (Mongoloids) اس میں چینی، جاپانی، اسکیمو، امریکن انڈین شمالی اور جنوبی امریکہ اور انڈونیشیا کے لوگ شامل ہیں۔

(۳) کونگوئیڈز (Congoids) اس میں افریقی حبشی اور چھوٹے قد کے (Pygmg) افریقی شامل ہیں۔

(۴) کے پوئیڈز (Capoids) اس میں جھاڑیوں میں رہنے والے (Bushman) اور (Hottentots) شامل ہیں۔

(۵) آسٹرلائیڈز (Australoids) آسٹریلیا، تسمانیہ، نیوزی لینڈ، نیوگنی اور ملائشیاء وغیرہ کے لوگ شامل ہیں۔

بعض انتھروپالوجسٹ اس تقسیم سے متفق نہیں ہیں کیونکہ کسی ایک نسل کا کوئی ایک فرد اس نسل سے تو بہت مختلف ہوتا ہے لیکن وہی کسی دوسری نسل سے مشابہت بھی رکھتا ہے۔ جہاں تک رنگ کا تعلق ہے تو ایک ہی نسل میں بے شمار تغیرات پائے جاتے ہیں۔ جیسے کاکیسائیڈ نسل کے انسان کالے رنگ کے بھی ہیں اور بعض چینی اور جاپانی نسل کے لوگ کاکیسائیڈ سے بھی ملتے جلتے ہیں۔ اس لحاظ سے مختلف ماہرین نے اسے کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ تیس نسلوں میں تقسیم کیا ہے۔ لہٰذا کسی بھی نسل کی صحیح خصوصیات بیان کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ کوئی بھی نسل خالص (Pure) نہیں ہے بلکہ کچھ نہ کچھ دوغلا پن پایا جاتا ہے۔ ارتقائی مراحل یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تمام نسلیں انٹرمکسنگ (inter mixing) کا شکار رہی ہیں اور اس طرح بعض دفعہ ایک نسل کے کسی ایک انسان کے دوسری نسل کے انسان سے ملاپ سے ایک تیسری قسم کا انسان بھی بن جاتا ہے اور اس میں وہ خصوصیات ہوتی ہے جو اس کے آباء میں نہیں تھیں۔ یہی نسل در نسل اختلافات آگے چل کر ارتقاء کا موجب بنتے ہیں۔

خبریں

ربوہ : 15- اپریل-1995ء
گرمی کی آمد آمد ہے- پنکھے چل پڑے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیمار اؤ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کے معاملے میں امریکہ کو ثالث مان لیں- انہوں نے لاس اینجلس میں عالمی امور کی کونسل کے ظہرانے کے دوران کہا کہ اگر کشمیر میں مظالم نظرانداز کئے گئے تو بوسنیا جیسی انتہا پسندی بین الاقوامی قانون کا حصہ بن جائے گی- انہوں نے کہا کہ ملکی سلامتی کو بھارت سے خطرہ ہے- بھارت نے ۱۹۷۱ء میں فوجی مداخلت سے ملک کے دو ٹکڑے کئے دوبارہ ایسی صورت حال پیدا نہیں ہونے دیں گے- بے نظیر بھٹو نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ طیارے یا رقم ملنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں- امریکی صدر نے پاکستان سے ناانصافی کا اعتراف کر لیا ہے-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر کلنٹن ملاقات نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے-

○ امریکہ کی نیشنل سیکیورٹی کونسل کی ڈائرکٹر برائے مشرق قریب و جنوبی ایشیا ایلن لیپسن نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن پاکستان کو طیارے فراہم نہیں کر سکتے- وہ اس معاملے پر کانگرس بات کریں گے تاہم انہوں نے نرمی کی جو بات کی ہے اس کا مقصد طیاروں کے معاملے میں نرمی نہیں بلکہ اقتصادی شعبوں اور دہشت گردی کے معاملات میں تعاون کریں گے- انہوں نے کہا کہ پریسلر ترمیم سے حالات بہت خراب ہوئے ہیں اور پابندیوں میں نرمی کے لئے قانون میں تبدیلی پیدا کرنی پڑے گی- انہوں نے کہا کہ پریسلر ترمیم نہ صرف دو طرفہ بگاڑ پیدا کر رہی ہے بلکہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے لئے بھی ہماری کوششوں میں رکاوٹ بن رہی ہے-

○ عالمی ذرائع ابلاغ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ امریکہ کے صدر کلنٹن پریسلر ترمیم کے معاملے میں پاکستانی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ہم نوا ہو گئے ہیں- نیویارک ٹائمز- واشنگٹن پوسٹ اور یو ایس ٹوڈے نے لکھا ہے کہ صدر کلنٹن کوشش کریں گے کہ اگر پاکستان کو ہتھیار فراہم نہیں کئے جاتے تو اسے رقم واپس کر دی جائے-

○ سارک کانفرنس کے موقع پر نئی دہلی میں مسئلہ کشمیر پر صدر لغاری اور نرسیمار اؤ کے مذاکرات کرانے کا انکشاف ہوا ہے- مقبوضہ کشمیر میں بگڑتی ہوئی صورت حال کے بعد بھارت لچک دار رویہ اپنانے پر مجبور ہو گیا ہے- اس بات چیت میں امریکہ یا کسی تیسرے ملک کو ثالث تسلیم کرنے پر بھی غور کیا جائے گا- امریکہ کے دفتر خارجہ نے بھی پاک بھارت مذاکرات کی تصدیق کر دی ہے- مسز رابن رافیل نے کہا ہے کہ ہمیں خوشی ہوگی کہ دونوں ممالک مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر اپنے اختلافات کو طے کریں- دونوں رضا مند ہو گئے تو ثالثی کریں گے-

○ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے پاکستان کے تمام اداروں پر نگران مقرر کر دیئے ہیں پاکستان جیسا غریب ملک ان نگرانوں کے لئے ۲۵- ارب روپے کے اخراجات برداشت کرے گا- دو ہفتے قبل ہونے والے معاہدے کے تحت کئی ایڈوائزر اور مشیر پاکستان آئیں گے- تنخواہوں کے علاوہ ان کے لئے جدید ترین آلات بھی خریدے جائیں گے- یہ اخراجات' پاکستان کو ملنے والی امداد سے بھی زیادہ ہیں-

○ آئی ایم ایف جن پاکستانی مالیاتی اداروں پر اپنے نگران مقرر کرے گا ان میں سٹیٹ بینک سمیت نج کاری کمیشن' کارپوریٹ لاء اتھارٹی' کنٹرولر آف انشورنس' حبیب بینک' نیشنل بینک' ریلویز' اور بینکرز ایکویٹی کے علاوہ متعدد خود مختار ادارے اور کارپوریشنیں بھی شامل ہیں- یہ ماہرین ملک کے آئندہ مالیاتی نظام کے تعین کے لئے بنیادی پالیسیاں تیار کریں گے- اور ان اداروں کے کاروباری معاملات کی نگرانی بھی کریں گے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ہم حالیہ انتخابات کے بعد حکومت نہ بناتے تو مہم جو ملک پر قبضہ کر لیتے- لاس اینجلس میں پاکستانیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بھیک مانگنے امریکہ نہیں آئی- ہم ایٹمی پروگرام رول بیک یا فریز نہیں کریں گے- امریکہ سے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان میں تخصیص نہ کرے- انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں سے معاہدوں کے نتائج چودہ پندرہ ماہ تک سامنے آ جائیں گے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سرمایہ کاری کے تمام اعلانات اور معاہدے کاغذی ہیں- اقتدار ملنے پر سیاست سے تجارت کو الگ کرنے کے لئے قانون سازی کریں گے انہوں نے کہا کہ حکومت نہ تو کوئی مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور نہ ہی ارادہ ہے- ایم کیو ایم سے اتحاد دہشت گردی ختم کرنے کے لئے کیا ہے-

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ لندن سے واپسی پر بے نظیر کے دورہ کے بارے میں پریس کانفرنس کریں گے- سر دست انہوں نے تبصرے سے گریز کیا-

○ نیو ملتان مدنی چوک کا علاقہ اس وقت میدان کارزار میں تبدیل ہو گیا جب بلوچستان سے نقل مکانی کر کے ملتان آنے والے کلپر بگٹی قبائل نے جمعرات کی صبح خون کی ہولی کھیل کر ۵- شہریوں کو ہلاک کر دیا ان میں دو طالب علم بھی شامل ہیں- فائرنگ سے ۱۵- افراد زخمی ہو گئے- دو موٹر سائیکل سوار مدنی چوک میں سردار قربان بگٹی کی رہائش گاہ کے سامنے سے تیز رفتاری سے گزرے تو گن مین نے روک کر کہا کہ وہ تیزی سے کیوں گزرے- اس پر تو تو میں میں ہو گئی گن مین نے فائر کھول کر ایک شخص کو ڈھیر کر دیا- مقتول کی نعش دو گھنٹہ سڑک پر پڑی رہی- اس کے بعد سینکڑوں مشتعل افراد نے قربان بگٹی کی رہائش گاہ پر دھاوا بول دیا- بگٹیوں نے چھت پر چڑھ کر فائرنگ کی- مشتعل ہجوم نے پولیس پر بھی پتھراؤ کیا- گاڑیاں نذر آتش کر دیں- پولیس سرجن کی گاڑی کے علاوہ بگٹی قبائل کی ایک جیپ بھی نذر آتش کر دی گئی- پولیس نے ۱۸- بگٹی قبائلیوں کو گرفتار کر لیا- اور ان کے مختلف ٹھکانوں سے ۴۰ کلاشنکوفیں ڈبل بیرل رائفلیں اور دیگر آٹومیٹک اسلحہ برآمد کر لیا- یہ قبائل گزشتہ برس بلوچستان سے نقل مکانی کر کے پنجاب کے مختلف اضلاع ملتان فیصل آباد اور گجرات میں آباد ہوئے ہیں-

○ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ پاکستان فوجی و مالی امداد کا حقدار ہے امریکہ اسے مایوس نہ کرے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سیاسی انتقام کی سوچ بدلے- بے نظیر سے موجودہ حالات میں ملاقات ممکن نہیں- ملاقات کے لئے ماحول بنایا گیا تو اسی صورت میں جمہوریت کی گاڑی چل سکتی ہے-

○ اے این پی کے خان عبدالولی خان نے لاہور میں اپنی پارٹی کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ ایران کے خلاف آپریشن شروع کرنے والا ہے- اسے اب ملاؤں کی ضرورت نہیں رہی- ایران کے خلاف پاکستانی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے- انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کی سلامتی کے لئے ملاؤں کو سیاست سے نکالا جائے امریکہ نے ملاؤں کے بارے میں پالیسی بدل لی ہے اس لئے قاضی حسین احمد اس کے خلاف ہو گئے ہیں- انہوں نے کہا کہ ہم نے انگریز کو اس خطہ سے نکال کر زیادتی کی-

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۳۴